احسن شیخ
مصطفیٰ آباد
لاہور ۱۵

بابرکت رزق

اور

موجودہ دور کے فتنے

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ

خالد گھرجاکھی

ناشر

جمعیت اہل حدیث گھرجاکھ، گوجرانوالہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

[illegible]

المکتبۃ [illegible]

اشرف پریس ایبک روڈ لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	برکت کا معنی	۵	۲	برکت والی روزی	۶
۳	رزق حلال کھانے کا حکم	۸	۴	حرام روزی میں برکت نہیں	۹
۵	حرام خور جہنمی ہے	۱۰	۶	حلال کھانا فرض ہے	۱۱
۷	پیسے کا بندہ کمینہ ہے	۱۲	۸	حرام خوری سے بچنے کا طریقہ	۱۵
۹	زہد کیا ہے	۲۱	۱۰	سوشلزم اور اس کے اسباب	۲۵
۱۱	حرام کاروبار کونسے ہیں	۳۰	۱۲	جن چیزوں کی تجارت حرام ہے	۳۲
۱۳	سود حرام ہے	۳۴	۱۴	جھوٹے مقدمے	۳۵
۱۵	گانے بجانے کا کسب	۳۶	۱۶	رشوت و خیانت	۳۶
۱۷	دھوکہ والی تجارت	۳۸	۱۸	جوئے کی کمائی	۴۰
۱۹	چوری اور ڈاکہ کا مال	۴۰	۲۰	یتیم کا مال کھانا	۴۰
۲۱	گداگری کرنا	۴۲	۲۲	بابرکت مال	۴۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

اما بعد:۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے بابرکت رزق عنایت ہو۔ بابرکت رزق کسے کہتے ہیں؟

برکت کا معنی: ۔ برکت کا معنی کسی چیز میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے نیکی اور بھلائی کے ثابت اور مضبوط ہو جانے کے ہیں یعنی جو چیز ایسی مضبوطی سے ثابت ہو کہ پھر وہ زائل نہ ہو۔ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص کو اللہ تعالےٰ نے برکت دی ہوئی ہے۔ ان کے برتن سے کبھی کوئی چیز ختم نہیں ہوتی۔ ہر بھلائی اور خوبی چونکہ صرف اللہ تعالےٰ کی طرف سے غیر محسوس طریقہ پر صادر ہوتی ہے اس لیے ہر چیز کو جس میں غیر محسوس طور پر زیادتی مشاہدہ میں آئے اسے مبارک اور بابرکت کہتے ہیں۔

اصل میں برک اونٹ کے سینہ کو کہتے ہیں اونٹ چونکہ سینہ ٹیک کر بیٹھتا ہے اسی لیے اس کے معنی میں ٹیکنے، ٹھہرنے، ثابت رہنے اور ایک جگہ جمے رہنے کے متعلق استعمال ہونے لگا۔ چنانچہ حوض وغیرہ کو جہاں پانی رک جائے اور جمع ہو جائے عربی میں بِرْکَۃ کہتے ہیں اور جس طرح حوض میں پانی جمع رہتا ہے اسی طرح کسی چیز میں خیر و خوبی کے اکٹھا اور جمع ہونے اور اس کے زائل نہ ہونے کو برکت کہتے ہیں اور ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جو رزق یا نعمتیں مجھے دے اس میں اتنی برکت ڈال دے کہ وہ ختم نہ ہوں اور یہ بالکل حقیقت ہے کہ بعض لوگوں کے برتنوں سے کبھی آٹا ختم ہی نہیں ہوتا۔ یہ اس کا خاص انعام ہوتا ہے کہ بعض لوگ تھوڑی آمدنی سے بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باعزت گذر کرتے ہیں اور انھیں کوئی تکلیف نہیں آتی اور کئی ایسے ہیں جن کی آمدنی بہت ہوتی ہے لیکن اس میں برکت نہیں ہوتی اور ہر وقت تنگی اور تنگدستی اور پریشانی میں ہی رہتے ہیں۔

جس طرح ہر آدمی یہ چاہتا ہے کہ اسے محنت اور کارکردگی تھوڑی کرنا پڑے اور معاوضہ زیادہ ملے اسی طرح ہر شخص چاہتا ہے کہ میری روزی میں برکت ہو اور نعمتیں زائل نہ ہوں اور اخراجات کم ہوں اور کسی قسم کی کمی واقع نہ ہو اسی کو برکت والی روزی کہتے ہیں۔

WWW.KitaboSunnat.com

برکت والی روزی:-

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے جو معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ برکت والی روزی کے لیے رزق حلال کا ہونا لازمی ہے۔ رزق حلال میں برکت ہوتی ہے اور حرام کی آمدنی میں برکت نہیں ہوتی۔ اسی طرح جو شخص صرف دنیا کے لیے ہو کر رہ جاتا ہے اگرچہ حلال ہی کماتے لیکن اللہ تعالے کے احکام کو فراموش کر کے صرف دنیا کی طلب میں ہی لگا رہے تو اس کی روزی میں بھی برکت نہیں رہتی کیونکہ دنیا انسان کے لیے بنائی گئی ہے انسان دنیا کے لیے نہیں بنایا گیا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَۃِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا

حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی نیت آخرت کی طلب میں رہتی ہے یعنی مقصد یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالے راضی ہو جائے اور قیامت کو اسے اچھی جزا دے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبُ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ شَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَلَا يَاتِيهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ (ترمذی۔ مشکوٰۃ باب الریا ورواہ احمد والدارمی عن زید بن ثابت)

تو اللہ تعالٰے اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے اور اس کی تمام پریشانیاں دور فرما دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس کی نیت صرف دنیا کی طلب ہی ہوتی ہے تو اللہ تعالٰے اسے تنگدستی میں ڈال دیتا ہے اور اس کے گرد پریشانیاں ہی پریشانیاں ڈال دیتا ہے اور باوجود بہت تگ و دو کے ملتا وہی ہے جو اللہ تعالٰے نے لکھا ہوتا ہے

یعنی باوجود اس کے کہ وہ بہت کوشش کرتا ہے اور بڑی محنت کرتا ہے اس کی روزی میں برکت نہیں ہوتی کیونکہ اس کی نیت میں فتور ہوتا ہے اور وہ صرف دنیا کی طلب یعنی دنیا کے مال و دولت کو اکٹھا کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالٰے کی عبادت اور اس کی رضا کے کاموں کو پس پشت ڈال دیتا ہے تو اللہ تعالٰے اس کے کاروبار سے برکت اٹھا لیتے ہیں پھر وہ باؤلے کتے کی طرح ہر وقت سرگرداں اور دولت کے پیچھے ہی دوڑتا رہتا ہے اس کے اخراجات پورے نہیں ہوتے

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ

کہ اللہ تعالٰے فرماتے ہیں اے ابن آدم میری عبادت کے لیے اپنے آپ کو فارغ کر میں تیرے دل کو غنا سے بھر دوں گا یعنی تجھے غنی کر دوں گا اور تیری تنگدستی کو دور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شُغُلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ ۔ (احمد - ابن ماجہ مشکوٰۃ کتاب الرقاق عن ابی ہریرۃ)

کردوں گا اور اگر تو ایسا نہ کرے گا یعنے میری عبادت کے لیے وقت نہ نکالے گا تو میں تیرے ہاتھوں کو بہت مشغول رکھوں گا اور تیرے فقر کو دور نہیں کرونگا

یعنی جو شخص اللہ تعالےٰ کی اطاعت سے برگشتہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس پر کاموں کا بہت بوجھ ڈال دیتے ہیں۔ ہمیشہ بہت مشغول رہنے کے باوجود اور دن رات کا روبار کرنے کے باوجود اس کی تنگدستی دور نہ ہوگی اور ہمیشہ پریشان حال ہی رہیگا۔ (اعاذنا اللہ منہا)

رزق حلال کھانے کا حکم :-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا - وَقَالَ تَعَالٰی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پاک ذات ہے (وہ صدقہ و خیرات بھی) پاک مال سے ہی قبول کرتا ہے اور اسی لیے اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو وہ حکم دیا جو پیغمبروں کو حکم دیا کہ اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو اور مومنوں کو بھی وہی حکم دیا اے ایمان والو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو پھر آپ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو بہت لمبا سفر کرے پراگندہ حال غبار آلودہ ہو کر (اللہ کے گھر پہنچ کر) ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے اے میرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَدَيْهِ إِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ (مسلم مشکوۃ باب الکسب و طلب الحلال)

رب اے میرے رب حالانکہ اس نے حرام کھایا حرام پیا حرام پہنا اور حرام کی غذا سے پلا ہوا ہے اس کی دعا کیسے قبول ہو۔

اس حدیث شریف سے بہت سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل نمبروں میں بیان کی جاتی ہیں۔

۱: حلال روزی ہی بابرکت اور پاک ہوتی ہے۔

۲: حلال کمائی سے ہی صدقہ وخیرات قبول ہوتا ہے۔ حرام کمائی سے صدقہ کرنے کا ثواب کوئی نہیں ہوتا۔

۳: حلال کھانے میں انبیاء اور مومنوں کو ایک جیسا ہی حکم ہے۔

۴: حرام خور کی عبادت اور نماز حج بھی قبول نہیں ہوتا۔

۵: حرام خور کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔

حرام روزی میں برکت نہیں ہوتی:۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ

عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ جو حرام کمائی کر کے صدقہ کرتا ہے تو وہ قبول نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے خرچ کرنے سے اس میں برکت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ إِنَّ الْخَبِيثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيثَ (احمد مشکوٰۃ باب الکسب)

ہوتی ہے اور اگر وہ حرام کمائی کا مال پس انداز بھی ہو گا تو وہ جہنم کا سامان ہوگا اللہ تعالےٰ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا بلکہ نیکی سے برائی کو مٹاتا ہے کیونکہ گندگی سے گندگی دور نہیں ہوتی۔

اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ

۱:۔ حرام کمائی کا مال برکت والا نہیں ہوتا یعنی ہوا کا مال ہوتا ہے جیسے آتا ہے اسی طرح اڑ جاتا ہے۔

۲:۔ اور حرام مال سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔

۳:۔ اور حرام مال جہنم کا سامان اور جہنم کا زاد سفر ہے۔

۴:۔ اور صدقہ سے گناہ مٹتے ہیں لیکن حرام مال کے صدقہ سے گناہ نہیں مٹتے کیونکہ اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص پر گندگی لگ جائے تو وہ نالی کے پانی یا پیشاب سے اس کو دھونا شروع کر دے کیونکہ ناپاکی کو ناپاکی دور نہیں کر سکتی بلکہ اسے پاک پانی سے دھونا چاہئے اسی طرح حرام مال سے صدقہ گناہوں کو نہیں مٹاتا بلکہ حلال مال کا صدقہ گناہوں کی تلافی کرتا ہے۔

حرام خور جہنمی ہے:۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت جابر بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرام خوری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَکُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِہٖ (احمد، دارمی بیہقی۔ مشکوٰۃ باب المکسب)

کا بنا ہوا گوشت جنت میں نہیں جائے گا جو گوشت حرام خوری سے بنا ہوا ہو وہ جہنم کے لائق ہی ہو سکتا ہے یعنی جس شخص کی خوراک حرام ہے اور اسی سے اس کا گوشت پوست بنا ہوا ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا اس کے لائق جہنم ہی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ اگر کسی شخص نے دس درہم میں کوئی کپڑا خریدا ہو اور ان دس درہموں میں صرف ایک درہم ناجائز اور حرام کمائی کا ہو تو جب تک وہ کپڑا پہنے رہے گا اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی (احمد، بیہقی، مشکوٰۃ باب الکسب)

حلال کمائی کرنا فرض ہے:۔

اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ (بیہقی۔ مشکوٰۃ باب الکسب)

حلال روزی کی طلب کرنا خدا کے مقرر کردہ فرائض کے بعد سب سے بڑا فرض ہے

یعنی نماز وغیرہ جو چیزیں اللہ تعالےٰ نے بندے پر فرض کی ہیں ان کے بعد سب سے بڑا فرض یہ ہی ہے کہ حلال روزی طلب کرے۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ ابن آدم کو قیامت کے دن پانچ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چیزیں پوچھے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ (۱) زندگی کے متعلق کہ کہاں صرف کی۔ (۲) جوانی کے متعلق کہ کہاں برباد کی (۳) مال کے متعلق کہ کہاں سے کمایا (۴) اور کہاں خرچ کیا (۵) اور اللہ تعالےٰ کے احکام جو سنے ان پر عمل بھی کیا یا نہیں (ترمذی، مشکوٰۃ کتاب الرقاق)

پیسے کا بندہ کمینہ ہے:۔

ایسا آدمی جس کا مطمح نظر صرف دولت ہی دولت ہو اور خدائی احکامات کا اسے بالکل خیال نہ ہو تو اس کی تذلیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَةِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ. تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَةِ کَانَ فِی الْحِرَاسَةِ وَاِنْ کَانَ فِی السَّاقَةِ کَانَ فِی السَّاقَةِ

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہی و بربادی ہو روپیہ پیسہ کے بندہ کی اور ہلاکت ہو کپڑے کے بندہ کی کہ اگر اسے روپیہ پیسہ یا کپڑا دے دیا جائے تو خوش ہو جائے ورنہ ناراض ہو جائے اس کی تباہی و بربادی ہو اور وہ ذلیل ہو خدا کرے کہ اگر اسے کانٹا بھی چبھے تو وہ بھی نہ نکالا جائے اور خوش قسمت ہے وہ بندہ اگر اس کی ڈیوٹی اللہ کی راہ میں گھوڑوں کی لگام پکڑنے یا انہیں ہانکنے پر لگے تو وہ اسی میں خوش ہے (اور اللہ کی رضا کے لیے اپنے کام میں مگن ہے لیکن دنیا میں وہ بالکل ناآشنا ہے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ (بخاری۔ مشکوٰۃ کتاب الرقاق)

اگر کسی سے اجازت مانگے تو اجازت نہ ملے اگر سفارش کرے تو قبول نہ ہو (لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بہت مقبول ہے)

یعنی کمینہ اور ذلیل وہ آدمی ہے جو صرف پیسے کو سلام کرتا ہے اس کے سامنے نیکی نہیں ہوتی بلکہ صرف پیسہ ہی پیسہ ہوتا ہے پیسہ آئے خواہ کس طریقہ سے آئے ایسے آدمی کے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بد دعا فرمائی ہے بلکہ انسان کو چاہیئے کہ پیسہ خواہ تھوڑا ہی ملے لیکن حلال کمائی سے ہو جس میں اللہ تعالیٰ برکت فرمائے تو ختم ہی نہ ہو۔

اسی لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ (عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ)

اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِىْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ يَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِى

کہ میں اپنی وفات کے بعد تم پر اس چیز سے ڈرتا ہوں کہ تم پر جب فتوحات ہوں تو دنیا کی زیب و زینت میں مشغول نہ ہو جاؤ تو ایک صحابی نے کہا اے اللہ کے رسول (اس مال کو اللہ تعالیٰ نے خیر فرمایا ہے) بھلا خیر بھی شر کا باعث ہو جائے گی؟ آپ خاموش ہو گئے ہم سمجھے کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے پھر آپ نے اپنے چہرہ کا پسینہ پونچھنے کے بعد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَلْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِمْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اِسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ اَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَدَفَعَهٗ فِيْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمُؤْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بخاری۔ مسلم مشکوۃ کتاب الرقاق)

فرمایا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے پھر آپ نے اللہ کی تعریف کرنے کے بعد فرمایا کہ خیر تو شر کا باعث نہیں ہوتی۔ زمین کے سبز چارہ کو کھا کر ہی جانور مرتے ہیں اور جو جانور کھاتے پھر پیٹ بھر لینے کے بعد دھوپ میں بیٹھ کر جگالی کرے تو وہ ہضم ہو جاتا ہے) پھر وہ گوبر اور پیشاب کرتا ہے تو وہ پھر دوبارہ کھا سکتا ہے یہ مال بڑا سبز یعنی دلنشین اور میٹھا ہے جو اسے اپنے حق کے مطابق لیتا ہے اور حق کے مطابق خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے یہ مال بھلائی کا باعث ہے اور جو شخص ناحق مال لیتا ہے تو ایسا ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو یہی مال اس کے خلاف قیامت کو گواہ ہوگا۔

اس حدیث شریف سے بہت سی چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔

۱:۔ یہ کہ وہ مال جو حلال طریقہ سے کمایا ہو خواہ وہ کتنا بھی ہو وہ خیر ہے بشرطیکہ اسے خرچ کرنے میں بھی بخل سے کام نہ لے۔ ایسے مال کو اللہ تعالے نے خیر کہا ہے اس میں شر نہیں خواہ وہ کتنا زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

۲:۔ اس حدیث میں سوال کرنے والے کو آپ نے جواب دیا تو وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بذریعہ وحی جواب دیا حالانکہ یہ الفاظ قرآن کے نہیں ہیں تو گویا جس طرح قرآن اللہ تعالے نازل فرماتے تھے اسی طرح قرآن کے علاوہ بھی ہدایات نازل فرمایا کرتے تھے۔

۳:۔ اگر مال حق کے ساتھ کمایا ہو یعنی حلال طریقوں سے اور اسی طرح خدا کے کاموں میں خرچ بھی کرے تو یہ مال بہت اچھا سامان عاقبت ہے۔

۴:۔ اور جو مال ناجائز طریقوں سے کمایا جائے وہ قیامت کو بجائے فائدہ کے اسی انسان کے خلاف گواہی دے کر وبال جان بن جائے گا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی زیادہ مال کی خواہش نہیں کی۔ ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا اللہ تعالے نے میرے لیے تمام وادی مکہ کے پتھروں کو سونا کر دینے کی پیشکش کی لیکن میں نے گذارش کی کہ اے اللہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن سیر ہو کر کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں (اس سے زیادہ میں نہیں مانگتا) کیونکہ جب میں بھوکا ہوں گا تو تیرے در پر عاجزی کروں اور تجھے یاد کرتا رہوں اور جب سیر ہو کر کھاؤں تو تیری تعریف کروں اور تیرا شکریہ ادا کروں (احمد۔ ترمذی۔ مشکوۃ کتاب الرقاق)

حرام خوری سے بچنے کا طریقہ:۔

یہ معلوم ہو گیا کہ با برکت رزق وہ ہے جو حلال سے کمایا جائے اور حرام ذرائع سے جو بھی حاصل ہو وہ برکت والا مال نہیں ہوتا (حرام کاموں کا بیان لیجئے ہو گا) اب ان احادیث کا بیان ہو گا جن میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام خوری سے بچنے کا طریقہ بیان فرمایا ہے۔

عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّ الْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ أَلَا وَ إِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَ إِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ أَلَا وَ إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ باب الکسب)

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے جو شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لیا۔ اور جو شبہات میں واقع ہوا تو وہ حرام کا بھی مرتکب ہوا جس طرح راعی جو چراگاہ کے ارد گرد جانوروں کو چراتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ جانور چراگاہ میں بھی چلے جائیں خبردار ہر بادشاہ کی ایک اپنی چراگاہ ہوتی ہے خبردار اللہ تعالےٰ کی چراگاہ اس کے حرام کیے ہوئے کام ہیں خبردار جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو تو تمام جسم درست ہو گیا اور اگر خراب ہو گیا تو سارا جسم خراب ہو گیا۔ خبردار وہ دل ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ

حضرت حسن کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ (احمد ترمذی نسائی مشکوٰۃ باب الکسب)

صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات یاد کی ہوئی ہے جس بات میں تجھے شبہ ہو اسے چھوڑ کر اس بات کو قبول کر لے جس میں شبہ نہ ہو یقیناً سچی بات میں اطمینان قلب ہے اور غلط بات شک و تردد کا باعث ہوتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَهٗ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهٗ وَقَالَ اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِى النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِى الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ (احمد دارمی۔ مشکوٰۃ باب الکسب)

وابصہ بن معبد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وابصہ تو نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کرتا ہے میں نے کہا جی ہاں پھر آپ نے اپنی انگلیاں اکٹھی کر کے میرے سینہ پر رکھیں اور تین مرتبہ فرمایا کہ اپنے آپ سے اور اپنے دل سے پوچھ۔ نیکی وہ ہے جس سے تو خود اور تیرا دل مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جس سے تو خود اور تیرا دل متردد ہو اگرچہ ساری دنیا اس کے جائز ہونے کا فتوے دیدے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَأْسٌ (ترمذی۔ ابن ماجہ، مشکوۃ باب الکسب)

عطیہ سعدی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اس وقت تک متقیوں سے نہیں ہو سکتا جبتک ایسی چیزوں کو نہ چھوڑ دے جن میں قباحت نہیں اس خطرہ سے کہ وہ قباحت کی چیزوں میں نہ ملوث ہو جائے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو کسی مسئلہ میں شبہ ہو تو اسے چھوڑ دینا چاہئے مثلاً اگر کسی کو شبہ ہو کہ سگرٹ حقہ شاید پینا جائز ہے یا نہیں تو یہ شبہ کی بات ہے البتہ یہ یقینی چیز ہے کہ نہ پینا بہرحال بہتر ہے تو شبہ کی بجائے یقینی بات کو قبول کرے اگرچہ لوگ بیٹھے اسکے جواز میں سینکڑوں فتوے دے دیں اپنے دل سے فتوی پوچھ اور یقین کو قبول کر اسی میں تقوی ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ إِلَى النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ

ابن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو ہر وہ چیز جو جنت کے قریب کرے اور دوزخ سے دور کرے وہ میں نے تمہیں بتادی ہے اور ہر وہ چیز جو دوزخ سے قریب کرے اور جنت سے دور کرے اس سے روک دیا ہے، اور جبرائیل نے یہ بات میرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمْ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ (مشکوٰۃ باب التوکل)

دل میں الہام کی کہ کوئی جان اس وقت تک مرتی نہیں جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کر لے پس اللہ تعالے سے ڈرتے رہو اور رزق کی طلب میں اچھے طریقے اختیار کرو اور رزق کا دیر سے آنا تجھے تنگدستی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ خدا کی نافرمانی (اور حرامکاری) سے رزق حاصل کرنا شروع کر دو کیونکہ اللہ تعالے کی اطاعت کے بغیر کچھ بھی نہیں مل سکتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی حلال روزگار میں کمی ہو تو انسان کو حرام کاموں میں نہ پڑ جانا چاہئے بلکہ اللہ پر بھروسہ کرکے حلال رزق میں مشغول رہنا چاہئے کیونکہ برکت حلال میں ہی ہے حرام کمائی میں برکت نہیں ہوتی بلکہ حرام کمائی جیسے آتی ہے اسی طرح چلی جاتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ. اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ کے پیچھے سواری پر تھا کہ آپ نے فرمایا بیٹا! اللہ تعالے کے ارشادات کی حفاظت کرو اللہ تعالے تیری حفاظت کریگا۔ اللہ تعالے کو یاد رکھو تو ہمیشہ اسے اپنی مدد کے لیے اپنے سامنے پائے گا اور جب بھی تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ (احمد۔ ترمذی مشکوٰۃ باب التوکل)

مانگے تو اللہ تعالےٰ سے مانگ اور جب تجھے مدد کی ضرورت ہو تو اللہ تعالےٰ سے مدد طلب کر اور یہ بات پوری طرح جان لے کہ اگر ساری دنیا بھی تجھے کچھ فائدہ دینا چاہے تو جو اللہ نے تیرے لیے لکھا ہے اس کے سوا کچھ فائدہ نہیں دے سکتی اور اگر ساری دنیا تیرا کچھ بگاڑنا چاہے تو جو اللہ تعالےٰ نے لکھا ہے اس کے سوا کچھ نہیں بگاڑ سکتے قلمیں لکھنا چھوڑ چکی ہیں اور دفتر خشک ہو چکے ہیں۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حرامکاری اور حرامخوری میں نہیں پڑنا چاہیئے اگرچہ کچھ بھی ہو کیونکہ ملے گا وہی جو لکھا ہے بلکہ حلال روزگار میں مشغول رہنا چاہیئے کیونکہ اگر ساری دنیا بھی ایک چیز چاہے تو اللہ کو منظور نہ ہو تو وہ مل نہیں سکتی۔

شاید بعض لوگ اس کا غلط مطلب لیں کہ اگر ہمارے مقدر میں ہی حرامخوری ہے تو پھر ہمیں کون روک سکتا ہے یہ دراصل شیطان کا داؤ ہے۔ تقدیر کا معنی یہ نہیں کہ تم کام کرنا چھوڑ دو بلکہ تقدیر کا معنے یہ ہے کہ تم نیکی کو مت چھوڑو کیونکہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں نیکی کا حکم دیا ہے اور محض اس خطرہ سے نیکی کرنا نہ چھوڑو کہ شاید کوئی تکلیف آئے یا روزی میں تنگی واقع ہو بلکہ کسی قسم کے بھی حالات ہوں تمہیں نیکی کرتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے نہ روکیں اور کسی قسم کا خطرہ بھی تمہیں برائی پر آمادہ نہ کرے۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعَادَۃُ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُہُ اسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ (احمد ترمذی۔ مشکوٰۃ باب التوکل)

حضرت سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کی نیک بختی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے دیئے پر خوش ہو جائے اور ابن آدم کی بدبختی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی پسند کردہ چیزوں کو چھوڑ دے اور یہ بھی بدبختی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فیصلوں پر خوش نہ ہو۔

یعنی انسان کی نیک بختی ہی یہ ہے کہ جو فیصلے اللہ تعالےٰ نے انسان کی بھلائی کے لیے کیے ہیں انھیں قبول کرے کیونکہ اللہ تعالےٰ انسان کے لیے جو حلال چیزیں ہیں وہی پسند فرمائی ہیں اور حرام چیزوں کو ناپسند فرمایا اب جو انسان حلال روزگار کو پسند کرتا ہے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو تو وہ بابرکت ہوگا اور یہ انسان کی نیک بختی ہوگی اور اگر اس کے خلاف کرے گا تو پھر اس کی اتنی ہی بدبختی ہوگی۔

زہد کیا ہے؟:-

سابقہ احادیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان کا روبار کرنا چھوڑ دے اور بالکل دنیا سے کنارہ کش ہو جائے بلکہ زہد نام ہی حرام کو چھوڑنے کا ہے جس شخص نے حرام سے کنارہ کیا وہ زاہد ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلزَّھَادَۃُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَۃِ الْمَالِ وَلٰکِنَّ الزَّھَادَۃَ فِی الدُّنْیَا اَنْ تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْکَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدَیِ اللہِ وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَۃِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِھَا اَرْغَبَ فِیْھَا لَوْ اَنَّھَا اُبْقِیَتْ لَکَ۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ

حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرنے میں زہد نہیں اور نہ مال کو ضائع کرنے اور لٹا دینے سے زہد آتا ہے بلکہ زہد یہ ہے کہ جو چیز تیرے ہاتھ میں ہے اسے ناپائیدار اور جو اللہ تعالے کے پاس ہے اسے پائیدار سمجھے اور اگر کوئی مصیبت تجھے آئے تو اسے تو اسے خندہ پیشانی سے قبول کرے اس سے کہ وہ مصیبت دنیا کی بجائے تجھے آخرت میں بھگتنا پڑے۔

باب التوکل)

یعنی دنیا کی لذات کو چھوڑنے کا نام زہد نہیں حرام چیزوں کو چھوڑنے کا نام زہد ہے اسی طرح اگر اللہ تعالے معاف فرمادیں تو یہ اس کی مہربانی ہے ورنہ اگر دنیا میں کسی گناہ کی پاداش میں پکڑا جائے تو بھی اسے اللہ تعالے کا شکر کرنا چاہئے شاید اسی وجہ سے اس کی آخرت کی کتنی ہی سختیاں اس سے دور ہوجائیں۔

حضرت سفیان ثوری کہتے ہیں

لَیْسَ الزُّھْدُ فِی الدُّنْیَا بِلُبْسِ الْغَلِیْظِ وَالْخَشِنِ وَاَکْلِ الْجَشِبِ اِنَّمَا الزُّھْدُ

زہد موٹے اور کھردرے (ٹاٹ وغیرہ) کے پہننے سے نہیں ہوتا نہ ہی زہد خشک باسی کھانے سے ہوتا ہے بلکہ زہد اس کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فِی الدُّنْیَا قَصْرُ الْاَمَلِ (مشکوٰۃ باب الامل)

نام ہے کہ حرص کو ختم کرے یعنی اللہ تعالے کی ناپسندیدہ چیزوں کو پسند کرے اور جو چیزیں اللہ تعالے نے انسان کے لیے ناپسند فرمائی ہیں ان کی حرص نہ کرے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں۔

اَلزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا طِیْبُ الْکَسْبِ وَقَصْرُ الْاَمَلِ۔ (مشکوٰۃ باب الامل)

دنیا میں حلال اور پاکیزہ کاروبار کرنے اور حریص نہ ہونے کا نام زہد ہے۔

یعنی جو شخص حلال روزگار کرتا ہے اور اللہ تعالے کے احکامات کو بجا لاتا ہے اور ناجائز حرص میں آکر نہ تو حرامخوری کی طرف مائل ہوتا ہے نہ اللہ تعا کے احکامات میں کوتاہی کرتا ہے وہ پورا زاہد شخص ہے اگرچہ اسے تھوڑی آمدن ہو لیکن وہ برکت والی ہوگی اور جو لوگ حرص میں لتنے بڑھے ہوئے ہوں کہ ان کا دل یہ ہی چاہتا رہے کہ اس کی بھی اور اس کی بھی بلکہ سب دنیا کی دولت اکٹھی کرے تو بالآخر ایسی حرص انسان کو لے ڈوبتی ہے۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِی الْهَوٰی وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰی فَیَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَیُنْسِی الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْیَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ

کہ میں اپنی امت پر سب سے زیادہ دو چیزوں سے ڈرتا ہوں خواہش نفس اور لمبی حرص کیونکہ خواہش نفس انسان کو حق سے روک دیتی ہے اور لمبی حرص آخرت کو بھلا دیتی ہے یہ دنیا سفر میں مشغول ہے اور جا رہی ہے اسی طرح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلٍّ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ

آخرت سفر میں مشغول ہے اور آرہی ہے پھر آدمی کچھ کچھ دنیا کے بیٹے ہیں اور کچھ آخرت کے بیٹے ہیں اگر تم سے ہو سکے تو دنیا کے بیٹے نہ بننا کیونکہ آج عمل کا گھر ہے حساب نہیں اور کل حساب ہو گا عمل کرنے کا وقت نہ ہو گا۔

(مشکوٰۃ کتاب الرقاق)

مطلب یہ کہ دنیا میں بھی اتنا ہی پھنسو کہ کل کو نکلتے وقت پریشانی نہ ہو اور خواہش نفس اور حرص کی دنیا میں نہ بستے رہو بلکہ یاد الٰہی میں مشغول رہو۔ دنیا انسان کے لیے بنائی گئی ہے تاکہ انسان اس سے فائدہ اٹھا کر آخرت کا زیادہ سے زیادہ سامان بنا لے انسان دنیا کے لیے نہیں بنایا گیا کہ اسے اکٹھا کرنے میں ہی مشغول رہے اور آخرت کو بھول جائے۔

ہمارے ایک دوست اپنے ٹھیکیداری کے وقت کی بات بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم کوئی پل تعمیر کروا رہے تھے کہ ایک مستری معمار آیا ہم نے اسے کام پر لگا لیا اس کی کارکردگی بہت عمدہ تھی دوسرے کاریگروں کے مقابلہ میں اس کا ڈیڑھ دوگنا کام زیادہ ہوتا۔ ایک ہفتہ گذرنے پر حساب کرنے کے بعد اس نے آنے سے انکار کر دیا ہم نے بہت کوشش کی لیکن وہ نہ مانا۔ اصرار کرنے پر اس نے کہا کہ میرے پاس اتنے پیسے ہو گئے ہیں کہ میں ایک ماہ فراغت سے یاد الٰہی میں مشغول رہ سکوں گا جب ختم ہو نگے تو پھر کچھ دن کام کر لوں گا۔ تو اس قسم کے آدمی جو اپنے آپ کو ہر وقت کوچ پر تیار رکھتے ہیں اور زندگی کے لمحات کو آخری لمحات سمجھ کر یاد الٰہی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں مشغول رہتے ہیں خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آخرت کے بیٹے بنتے ہیں دنیا کے کبھی نہیں بنتے اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ۔

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا گذر آنحضرت کے پاس ہوا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پاس بیٹھے ہوئے آدمی کو کہا کہ یہ شخص کیسا ہے اس نے کہا یا حضرت یہ معزز آدمیوں میں سے ہے اگر کسی کو نکاح کے لیے کہے تو لوگ اسے رشتہ دینا فخر سمجھتے ہیں اگر کسی کی سفارش کرے تو اسے قبول کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش رہے کہ ایک اور آدمی کا گذر ہوا اور پوچھا اس کے متعلق کیا خیال ہے اس نے کہا حضرت یہ فقیر مسلمانوں میں سے ہے ایسے شخص کو کوئی رشتہ دینا بھی گوارا نہیں کرتا نہ کوئی ایسے آدمی کی سفارش قبول کرتا ہے اگر کوئی بات کہے تو اسے سننا بھی گوارا نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک آدمی ہی پہلے آدمی جیسے تمام دنیا کے لوگوں سے بہتر ہے یعنی اگر تمام دنیا میں سب کے سب پہلے آدمی جیسے ہوں تو ان سب سے یہ اکیلا بہتر ہے (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ باب فضل الفقراء)

سبحان اللہ یہ لوگ ہیں جو آخرت کے بیٹے ہیں ان کا مطمح نظر دنیا نہیں ہوتی بلکہ دنیا کو صرف زندگی گذارنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور جو دنیا کے بیٹے ہیں وہ دنیا کے مال و دولت کو ہی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں ان کے سامنے اللہ تعالےٰ کی رضا اور آخرت کا ذخیرہ کرنا مقصد نہیں ہوتا۔

سوشلزم اور اس کے اسباب :۔

آج نظریاتی طور پر اسلام کو قبول کرنے والے سوشلزم سے خائف ہیں حالانکہ سوشلزم کے آنے کی صرف ایک ہی وجہ ہے "حرام خوری"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہر انسان چاہتا ہے کہ میں رات سوؤں اور صبح کو اٹھوں تو امیر کبیر بن کر اٹھوں کوئی ایسا نسخہ ملے کہ میں زیادہ سے زیادہ مالدار بن جاؤں حرام و حلال کی تمیز نہیں۔ صرف دولت کی حرص ہے۔ اس دولت کو اکٹھا کرنے کے لیے ناجائز طریقے ہوں یا قتل و غارت ہو کسی کی حق تلفی ہو سب کچھ جائز سمجھتا ہے۔

سوشلزم کو روکنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہر شخص دوسرے کے حق میں زیادتی نہ کرے کسی کی حق تلفی نہ کرے بلکہ صرف اپنا ہی حق لے اگر امیر آدمی شراب، جوا، بلیک مارکیٹ اور طرح طرح کے طریقے دولت کو اکٹھا کرنے کے لیے جائز سمجھتا ہے تو وہ تو حرام خور ہو کیونکہ دوسروں کی حق تلفی کر رہا ہے۔ لیکن اگر ایک مزدور جو پانچ یا دس روپے آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی کے لے لیتا ہے لیکن کام چور ہو اور صرف دو گھنٹے یا اس سے بھی کم کام کرے وہ حلال خور کیسے ہو گا وہ بھی حرام خور ہو گا اسے بھی چاہیئے کہ اپنی کارکردگی پوری کرے۔ اگر ایک تاجر کم تول کر اپنی کمائی کو حرام کر لیتا ہے تو ایک مزدور اپنی کارکردگی کم کر کے حرام خوری سے کیسے بچ سکتا ہے۔ دراصل یہ حرام خوری ہی سوشلزم کی شکل میں نمودار ہو رہی ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (عن ابی ہریرۃ)

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ	کہ ایک وقت ایسا آئے گا لوگ بالکل
لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْہُ	پرواہ نہیں کریں گے کہ جو مال وہ وصول
اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ	کر رہا ہے حلال ہے یا حرام

(بخاری۔ مشکوٰۃ باب الکسب)

اس حرام خوری کو ہی دوسری جگہ ظلم سے تعبیر فرمایا ہے کیونکہ ظلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حق تلفی کو ہی کہتے ہیں اسی لیے شرک کو بھی ظلم کہا گیا ہے کہ اس میں اللہ تعالے کے حقوق کا اتلاف ہے۔

حضرت جابر بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَاءَھُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَھُمْ (مسلم۔ مشکوٰۃ باب الانفاق)	ظلم سے بچو کیونکہ یہ ظلم یعنی حق تلفیاں قیامت کو اندھیروں کی طرح نمودار ہوں گی اور بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ بخل کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور اسی وجہ سے انہوں نے خونریزی کی اور حرام چیزوں کو حلال جانا۔

اور وہ شخص جو دستکاری کرتا ہے مزدوری کرتا ہے اور مالک کی حق تلفی نہیں کرتا بلکہ اس مزدوری میں خیانت نہیں کرتا تو ایسے لوگوں کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِنْ اَنْ یَاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ (بخاری۔ مشکوٰۃ باب الکسب۔ عن مقدام بن معد یکرب)	دستکاری کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں اللہ تعالے کے پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام دستکاری کرتے تھے یعنی دستکاری نہایت پاکیزہ اور بہترین کمائی کا ذریعہ ہے اور انبیاء کی سنت ہے

لیکن اگر کوئی شخص کام چور ہو اور وہ ہمیشہ یہ ہی کوشش کرے کہ چھپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چھپا کر وقت ضائع کر دے اور کام نہ کرے یا اسے کام کرنا آتا ہی نہیں محض کسی بڑے رشتہ دار کی سفارش سے اس پوسٹ پر لگا دیا گیا ہو تو یہ کمائی حلال نہیں ہوگی بلکہ بالکل حرام ہوگی اور حرام کی کمائی سے بنا ہوا گوشت تو جہنم میں ہی جائے گا۔ اس لیے ہر انسان کو چاہئے کہ حرام خوری سے بچے اور حلال اور جائز کمائی کرے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ (احمد۔ مشکوۃ باب الکسب)	رافع بن خدیج کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا بہترین کاروبار کونسا ہے آپ نے فرمایا دستکاری اور ہر اچھی نیکی والی تجارت

یعنی سب سے افضل کام دستکاری ہے کیونکہ اگر انسان دیانتداری سے کام کرے تو اس میں حرام کی آمیزش نہیں رہتی دوسرے نمبر پر تجارت یعنی تجارت بھی وہ جو نیکی والی ہو یعنی نہ تو حرام چیزوں کی تجارت ہو اور نہ ہی اس تجارت میں حرامکاری یعنی دھوکہ فریب نہ ہو۔ گویا کہ ہاتھ کے کام یعنی دستکاری کو سب سے افضل قرار دیا ہے اور مزدوری ایک قسم کی تجارت ہے جس میں ہاتھ کے کام دستکاری کا معاوضہ وقت کے حساب سے طے کیا ہوا ہوتا ہے مثلاً یہ کہ آٹھ گھنٹے کام کرنے کا عوضانہ اتنے روپے ہونگے اب اگر آدمی اتنے وقت میں دیانتداری سے کام کرے گا تو وہ صحیح تجارت ہوگی جس میں نیکی و دیانتداری ہوگی۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی سے دھوکہ کرے کہ آٹھ گھنٹے کی بجائے دو گھنٹے یا کم و بیش کام کرے تو وہ بھی حرامخور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا جو شخص دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اگر ایک تاجر تجارت میں دھوکہ کرے تو وہ حرامخور ہوا اسی طرح اگر ایک مزدور اپنی مزدوری میں کام چوری کرتا ہے تو وہ بھی دہوکہ دینے کی وجہ سے حرامخور ہوگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مزدور کی مزدوری پوری نہیں دیتا تو قیامت کو میں اس کی طرف سے جھگڑوں گا (بخاری، مشکوٰۃ باب الاجارہ)

دوسری حدیث میں ہے کہ مزدور کی مزدوری اس کا خشک ہونے سے پہلے دو (ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ باب الاجارہ)

یعنی مزدور کا حق مارنا بہت بڑا گناہ ہے لیکن اگر مزدور اپنے مالک کا حق مارتا ہے تو اس کو بھی معافی نہیں مل سکتی جو جائز طریقہ سے طے کر لیا ہو وہی اس کا حق ہے اگر کوئی ایک دوسرے کے حقوق میں زیادتی کرتا ہے تو وہ اس کے لیے جائز نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح عالم دین بھی ہے کیونکہ ایک طرف اس کا معاملہ لوگوں سے ہوتا ہے جس کو اسے دیانتداری سے نباہنا چاہئے لیکن دراصل عالم دین کا معاملہ اللہ تعالےٰ سے ہوتا ہے کیونکہ اس نے اپنی زندگی اللہ تعالےٰ کے لیے وقف کی ہوتی ہے اور وہ بھی ایک قسم کی اللہ تعالےٰ سے تجارت ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ الآیہ کہ اللہ تعالےٰ نے مومن کی جان اور مال کو جنت کے عوض خریدا ہوا ہے اگر وہ اس میں بددیانتی کرے گا تو وہ بھی حرامخور ہوگا اللہ تعالےٰ نے یہود کے علماء کا ذکر فرمایا ہے اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الآیۃ کہ بہت سے مولوی اور پیر بھی حرامخور ہوتے ہیں جو محض چند

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ٹکڑوں کے لیے لوگوں کو غلط راستہ پر لگا کر ان کے مال بٹورتے رہتے ہیں۔ کیونکہ علماء کا اللہ تعالیٰ سے عہد ہوتا ہے کہ اس کے دین کی خدمت کریں گے لیکن جب دین کی بجائے اپنے پیٹ کی خدمت میں لگ جاتے ہیں تو وہ بھی حرامخور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے ملازمین کا معاملہ ہے۔ وہ بھی اپنے وقت اور کارکردگی کے عوضانہ میں تنخواہ لیتے ہیں اگر وہ اپنے اس وقت اور کارکردگی کا پورا حق ادا نہ کریں گے تو وہ بھی حرامخور ہوں گے اور یہ حرامخوری ہی سب سے بڑی بیماری ہے اسی کی وجہ سے رشوت چلتی ہے۔ اسی سے بددیانتی دھوکہ وغیرہ جیسا کہ عدالتوں میں ہوتا ہے اور یہ حرامخوری ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے نہ کوئی عبادت قبول ہوتی ہے نہ صدقہ قبول ہوتا ہے اور حرامخوری سے بنا ہوا گوشت جہنم کا مستحق ہوتا ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْھَا۔

www.KitaboSunnat.com

حرام کاروبار کون سے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَھْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاھِنِ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ باب الکسب)

ابو مسعود بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و نے کتے کی قیمت اور بدکار عورت کی کمائی اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں تین کاروبار حرام قرار دیے ہیں ان کی آمدنی حرام ہے اور جو اسے کھاتا ہے وہ حرامخور ہے اور کتوں کی تجارت کا روپیہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲:- زانیہ عورت کی کمائی کا روپیہ

۳:- غیب کی خبریں بتانے والوں کی کمائی کا روپیہ

حضرت ابوبکر صدیق کا غلام ایک دن کوئی کھانے کی چیز لایا جسے آپ نے کھالیا پھر اس نے بتایا کہ میں نے مسلمان ہونے سے پہلے کسی کو غیب کی خبر بتائی تھی حالانکہ میں کہانت کا فن بھی نہیں جانتا تھا تو آج وہ آدمی ملا (شاید اس کی اٹکل درست ہوگئی ہو) تو اس نے یہ دیا ہے۔ حضرت ابوبکر کو جب معلوم ہوا تو گلے میں انگلی ڈال کر قے کردی (بخاری۔ مشکوٰۃ باب الکسب) ہاتھ دیکھ کر خبریں بتانے والے کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ یہ شیطانی کام ہے۔

اَلْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ باب الفال)

پرندوں کو اڑا کر فال لینا لکیریں کھینچ کر قسمت دیکھنا اور شگون و نچھتر دیکھنا یہ سب ہی شیطان کا کام ہیں۔

اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلٰثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ (ابوداؤد۔ ترمذی مشکوٰۃ باب الفال)

آپ نے فرمایا ہے شگون و نچھتر شرک ہے تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا اللہ تعالےٰ پر توکل کرنے سے بدشگون وغیرہ کے اثرات دور ہو جاتے ہیں۔

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً (مسلم۔ مشکوٰۃ)

حضرت حفصہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسمت دیکھنے والے نجومی وغیرہ کے پاس جاکر کچھ پوچھے اس کی چالیس راتوں تک نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب الکہانۃ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَۃً مِنَ السِّحْرِ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجۃ۔ مشکوٰۃ)

ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا تو اس نے جادو کا ایک شعبہ حاصل کیا (یعنی علم نجوم جادو کا حصہ ہے اور جادو کفر ہے۔)

بحوالہ رزین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَیْرِ مَا ذَکَرَ اللّٰہُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَۃً مِنَ السِّحْرِ اَلْمُنَجِّمُ کَاھِنٌ وَ الْکَاھِنُ سَاحِرٌ وَ السَّاحِرُ کَافِرٌ (مشکوٰۃ باب الکہانۃ)

اور ابن عباس سے ہی بحوالہ رزین روایت ہے کہ جس شخص نے نجوم کا کوئی حصہ خدا کے فرمان کے علاوہ سیکھا تو اس نے جادو کا حصہ سیکھا نجومی کاہن (یعنی غیب کی خبریں بتلانے والا) ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غیب کی خبریں سنانے والوں کے قریب بھی نہیں پھٹکنا چاہئے کیونکہ یہ جادوگر ہیں اور جادوگر کافر ہوتے ہیں اور شوقیہ پوچھنے والے کی بھی چالیس دن نماز قبول نہیں ہوتی۔

جن چیزوں کی تجارت حرام ہے:۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

حضرت جابر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے دن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عام الفتح وهو بمكة - ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام فقيل يا رسول الله ارأيت شحوم الميتة فانه تطلى بها السفن ويدهن بها الجلود ويستصبح بها الناس فقال لا هو حرام ثم قال عند ذلك قاتل الله اليهود ان الله لما حرم شحومها اجملوه ثم باعوها فاكلوا ثمنه (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ باب الکسب)

اعلان سنا کہ اللہ تعالےٰ نے اور اس کے رسول حرام کہتے ہیں تجارت شراب کی اور مردار کی اور خنزیر کی اور بتوں کی۔ پھر آپ سے سوال کیا گیا یا حضرت مردار کی چربی سے کشتیوں کو لیپا جاتا ہے اور چمڑہ رنگنے میں استعمال ہوتی ہے اور چراغ روشن کرنے کے لیے جلائی جاتی ہے کیا اس کی بھی اجازت نہیں فرمایا نہیں وہ حرام ہے یہودیوں کو خدا برباد کرے ان پر جب چربی حرام ہوئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا اور اس کی رقم کھانے لگے حالانکہ وہ چربی ان پر حرام تھی۔

اس حدیث میں چار چیزوں کی تجارت حرام فرمائی ہے۔

۴:۔ شراب کی تجارت

۵:۔ مردار کی تجارت

۶:۔ خنزیر کی تجارت

۷:۔ بتوں کی تجارت یعنی بت فروشی

جو لوگ گڑیوں کی تجارت کرتے ہیں وہ بھی اسی میں آسکتے ہیں اس سے بھی بچنا چاہیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱) سود حرام ہے:-

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ..... لَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ الحدیث (بخاری۔ مشکوٰۃ)

ابو جحیفہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی تجارت کی اور زانیہ کی کمائی کھانے والے اور سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔

یعنی جس طرح زانیہ کی کمائی حرام ہے اسی طرح سود لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔ سود کھانا تو واقعی حرام ہونا چاہیئے لیکن سود کھلانا بھی صرف اس لیے حرام فرمایا کہ آج دنیا میں محض روپیہ کے لالچ کے لیے اور کاروبار کو چمکانے کے لیے سود دیتے ہیں اس لیے سود کھانے اور کھلانے والا دونوں ایک ہی طرح کے مجرم ہیں۔

جس طرح ان کاموں سے کمائی کرنا حرام ہے اسی طرح انکے متعلقات کی بھی حرمت ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمر سے امام ابوداؤد اور ابن ماجہ نے بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے حضرت انس سے بیان فرمایا ہے۔

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ عَشْرَۃً عَاصِرَھَا وَمُعْتَصِرَھَا وَشَارِبَھَا وَحَامِلَھَا وَالْمَحْمُوْلَۃَ اِلَیْہِ وَسَاقِیْھَا وَبَائِعَھَا وَاٰکِلَ ثَمَنِھَا وَالْمُشْتَرِیْ لَھَا وَالْمُشْتَرٰی لَہٗ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب کے معاملہ میں دس شخصوں پر لعنت فرمائی ہے شراب بنانے والا۔ بنوانے والا۔ پینے والا اٹھانے والا۔ اٹھوانے والا۔ پلانے والا بیچنے والا۔ اس کی قیمت کھانے والا۔ بکوانے والا اخرید کرنے والا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی شراب کے معاملہ میں جو شخص بھی ملوث ہوگا وہ بھی اللہ اور اسکے رسول کی لعنت کا مستحق ہو جائے گا۔

اسی طرح سود کھانے والا، کھلانے والا، لکھنے والا، لکھوانے والا، گواہی دینے والا سب کے سب ایک جیسے ہی مجرم ہوتے ہیں۔

۹:- جھوٹے مقدمے:-

اسی طرح جھوٹے مقدمے کر کے لوگوں کے مال کھانے والا بھی حرام خور ہوگا۔ اللہ تعالے قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (بقرہ ع۲۳ پ۲ ۔ ۱۸۸)	جھوٹے مقدمے بنا کر ایک دوسرے کے مال مت کھاؤ تم ایک گروہ کو مجرم بنا کر حاکموں کے پاس لے جاتے ہو تاکہ گناہ (اور غلط طریقوں) سے لوگوں کے مال کھاؤ اور تم جانتے بھی ہو کہ وہ بیگناہ ہیں)

یعنی عدالتوں کے ذریعہ مقدمہ بازی میں پھنسا کر ایک دوسرے کا مال کھانا بھی حرام ہے اسی طرح اس کے متعلقات بھی حرام ہیں مثلاً وکالت اگر یہ جانتے ہوئے غلط مقدمہ کی پیروی کی جائے تو وہ اجرت بھی حرام ہوگی ہاں اگر صحیح مقدمہ کی پیروی کرے یا ایک مظلوم کا حق دلانے کے لیے وکالت کی جائے تو شاید انسان بچ جائے۔ اسی طرح جھوٹی گواہی کا عوضانہ بھی اسی میں آتا ہے یعنی جھوٹا مقدمہ کرنے والا کرانے والا اس کی گواہی دینے والا اس کی پیروی کرنے والا اس کی وکالت کرنے والا سب حرام کار و حرام خور ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ گانے بجانے کا کسب

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْھُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْھُنَّ وَثَمَنُھُنَّ حَرَامٌ وَفِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجۃ مشکوٰۃ باب الکسب)

ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے والیوں کی خرید و فروخت مت کرو اور نہ ہی گانا و بجانا سیکھو سکھاؤ اور ان کی قیمت کھانا حرام ہے اللہ تعالےٰ نے قرآن میں اس کے متعلق فرمایا ہے کہ کئی لوگ لہو و لعب کی چیزوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گانا و بجانا اور اس کے آلات یعنی باجے وغیرہ ان سب کی خرید و فروخت حرام ہے۔ ریڈیو و ٹیلی ویژن اور گراموفون وغیرہ بھی سب اسی میں آتے ہیں ہر قسم کے باجے وغیرہ کی تجارت سے بچنا چاہیئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تجارت کو حرام قرار دیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ کہ جو جسم حرام غذا سے پلا ہوا ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ (مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال)

۱۱۔ رشوت

عن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من

حضرت ابو امامہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَۃً فَاَھْدٰی لَہٗ ھَدِیَّۃً عَلَیْھَا فَقَبِلَھَا فَقَدْ اَتٰی بَابًا عَظِیْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰو۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ باب رزق الولاۃ)

کی سفارش کرے اور پھر اس سفارش کی وجہ سے اسے کوئی تحفہ پیش کیا جائے اور وہ اسے قبول کرلے، تو اس نے بہت بڑا گناہ کیا جو کہ سود کی قسم کا گناہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ (مشکوٰۃ باب رزق الولاۃ)

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

یہ حدیث ابوہریرہ اور حضرت ثوبان سے بھی مروی ہے اس میں یہ زائد ہے کہ رشوت کا سودا کروانے والے دلال پر بھی لعنت ہے۔

ان عیثعل سے معلوم ہوا کہ رشوت لینا دینا اور اس کا سودا کرانا سب حرام ہیں بلکہ افسروں کو تحفے تحائف اور ڈالیاں وغیرہ دینا یہ بھی سب حرام ہیں اور ایسی ڈالی یا رشوت کھانے والے سودخور کی طرح ہی حرام خور ہیں دوسری روایات میں اس قسم کی چیز کو خیانت فرمایا ہے خواہ کسی سے لے یا حکومت کے خزانہ سے خود بُرد کرے چنانچہ ارشاد ہے۔

عن بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا فما اخذ بعد ذلک فھو غلول (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ باب

حضرت بریدہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو ہم کسی مقام پر ملازمت پر لگائیں ہم اسے اس کا معاوضہ دیتے ہیں اس کے بعد وہ جو بھی لے گا وہ خیانت ہو گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رزق الولاۃ ؎

حضرت معاذ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو تھوڑا دور جانے کے بعد آپ نے مجھے واپس بلایا اور فرمایا اے معاذ تجھے معلوم ہے کہ میں نے تمہیں واپس کیوں بلایا ہے فرمایا اس لیے بلایا ہے کہ کوئی بھی چیز جو تجھے ملے میری اجازت کے بغیر اگر تو لے گا تو وہ خیانت ہوگی جو تجھے قیامت کو ادا کرنی ہوگی بس اسی لیے میں نے بلایا تھا اب جا (ترمذی مشکوٰۃ)

حضرت یزید بن خالد بیان کرتے ہیں کہ فتح خیبر کے دن ایک آدمی فوت ہو گیا تو جب آنحضرت کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا جاؤ تم جا کر اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ یہ سن کر صحابہ کرام کے چہروں کے رنگ متغیر ہو گئے کہ رسول اللہ نے اس پر جنازہ پڑھنے سے انکار کیوں فرمایا ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے غنیمت کے مال سے خیانت کی ہے جب اس کا مال کھولا گیا تو اس سے کچھ نگینے نکلے جو بہ مشکل دو درہم (یعنی آٹھ آنے) کے تھے (موطا امام مالک، ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ باب قسمۃ الغنائم)

عمرو بن عاص کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم نے ایک آدمی کا جس نے خیانت کی تھی سارا مال جلا دیا اور اسے سزا دی تھی (ابوداؤد، مشکوٰۃ باب قسمۃ الغنائم)

۱۲:۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ حکومت کا مال خرد برد کرنے والا خائن بھی حرامخور ہے خواہ خیانت تھوڑی ہو یا زیادہ خیانت خواہ حکومت کی ہو یا کسی آدمی کی خیانت خیانت ہی ہے خواہ کسی کی ہو۔

www.KitaboSunnat.com
۱۳:۔ دھوکہ والی تجارت

تجارت میں دھوکہ کرنے والے کی بھی آمدنی حرام ہو جاتی ہے دھوکہ کئی قسم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا ہے خواہ کم تول ماپ کر کے یعنی رقم پوری لے اور سودا کم دے یا سودا غلط قسم کا دے مثلاً سودے میں ملاوٹ ہو یا اوپر اچھا سودا ہو اور نیچے برا سودا ہو تو اس کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

عَنْ وَاثِلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُبَيِّنْهُ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللّٰهِ اَوْلَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تَلْعَنُهُ (ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ باب المنھی عنہ)

حضرت واثلہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عیب دار چیز فروخت کرے اور اس کا عیب نہ بتلائے تو وہ خدا کی ناراضگی میں رہتا ہے یا فرمایا کہ اس پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن ایک غلے کے ڈھیر کے پاس سے گذرے اور ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو وہ غلہ نیچے سے نمی والا یعنی گیلا تھا تو آپ نے اس غلہ والے سے کہا کہ یہ کیا ہے تو اس نے کہا حضرت بارش سے بھیگ گیا ہے آپ نے فرمایا کہ پھر بھیگا ہوا غلہ اوپر ہی رہنے دینا چاہئے تھا تا کہ کوئی دھوکہ میں نہ رہے کیونکہ جو شخص دھوکہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں (مسلم، مشکوٰۃ باب المنھی عنہا من البیوع)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ دھوکہ سے جو بھی نفع کمایا جائے وہ سب حرام ہو جاتا ہے بلکہ اللہ تعالے کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اور اس پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔

حرامخوری ہر صورت میں بری ہے جس کا دل پر بھی اثر ہوتا ہے حرامخور کو نماز میں لطف نہیں آسکتا نہ اس کی عبادت قبول ہوتی ہے خواہ دور دراز کا سفر کر کے حج کو ہی کیوں نہ جائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور حرام خوری کسی قیمت پر بھی جائز نہیں نہ امیر کو نہ غریب کو نہ بادشاہ کو نہ فقیر کو نہ تاجر کو نہ مزدور کو اور یہ بالکل ایک حقیقت ہے کہ آج دنیا پر اکثر وبال اسی حرام خوری سے ہی پڑے ہوئے ہیں۔

۱۴:۔ جوئے کی کمائی

اللہ تعالےٰ نے شراب اور جوئے کو قرآن پاک میں حرام قرار دیا ہے۔ اور فرمایا کہ اے مسلمانو! شیطان یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے میں تمہیں ڈال کر نیکی اور نماز سے روک دے تو کیا تم نماز سے رک جاؤ گے؟ صحابہ کرامؓ نے تو اسی وقت جواب دیدیا ہو گا کہ ہم نماز کو نہیں چھوڑیں گے اگرچہ ہماری جان چلی جائے شراب اور جوا تو کیا چیز ہے لیکن آج لوگ ویسے ہی نماز کی پرواہ نہیں کرتے انہیں کیا شیطان ان سے جو چاہے کرواتا پھرے۔

بہرحال شراب کی طرح جوئے کے بھی تمام متعلقات حرام ہیں جوا کھیلنا کھیلنے کے اسباب مہیا کرنا، ان کی نگرانی کرنا۔ ان کی مجلس میں شریک ہونا ان کے روپیہ میں حصہ ڈالنا یہ سب حرام کام ہیں اور ایسی کمائی کھانے والا حرام خور ہوتا ہے۔

۱۵-۱۶:۔ چوری اور ڈاکے کا مال

حدیث شریف میں آیا ہے کہ چور چوری کرتے وقت، زانی زنا کرتے وقت، شرابی شراب پیتے وقت، ڈاکو ڈاکہ ڈالتے وقت ایمان سے دور ہو جاتا ہے اس لیے ڈاکے اور چوری کا مال بھی حرام ہے (بخاری، مسلم، مشکوۃ)

۱۷:۔ یتیم کا مال کھانا

یتیم کا مال کھانا بھی حرام ہے اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو لوگ یتیم کا مال کھاتے ہیں وہ جہنم کی آگ کھاتے ہیں۔

اور حدیث میں آیا ہے ایسے سات گناہوں سے بچو جو انسان کا سب کچھ برباد کر دیتے ہیں، شرک، جادو، قتل ناحق، سود خوری، یتیم کا مال کھانا جنگ کے دن بھاگ جانا۔ پاکدامنوں پر تہمت لگانا (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

یتیموں کا مال کھانے میں بعض رشتہ دار اور ان کے لواحقین بھی ہوں گے اور آجکل تو ہمارے علماء بھی اس گناہ میں ملوث ہیں۔ آدمی مر جاتا ہے اسکی بیوہ اور یتیم بچے رہ جاتے ہیں لیکن محض رواج کی وجہ سے قل۔ ساتہ۔ دسواں۔ چالیسواں۔ سہ ماہی۔ ششماہی۔ برسی وغیرہ مناتے اور ان یتیموں کے مال بٹورنے کے لیے لوگوں نے کئی باتیں گھڑی ہوئی ہیں حالانکہ نہ یہ چیزیں قرآن و حدیث میں آتی ہیں اور نہ ہی فقہ کی کتابوں میں آتی ہیں البتہ جو کتابیں فقہ کی ہندوستان میں مرتب ہوئی تھیں ان میں ان کی تردید ضرور آتی ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں ہمارے حنفی فقہ کو ماننے والے اکثر علماء ملوث ہیں انھیں بھی اس سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ یہ بھی حرامخوری ہے۔

چونکہ اس حدیث میں سات بڑے گناہوں کا ذکر ہے ایک دوسری حدیث باب الکبائر میں ہے اس میں اور بھی گناہ گنائے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں شرک، چوری، زنا، قتل ناحق، جھوٹی مقدمہ بازی، جادو، سود خوری بہتان بازی، جنگ سے فرار (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ باب الکبائر)

تیسری حدیث میں شرک، قتل نفس، قتل اولاد اور ہمسایوں سے بدسلوکی بھی آیا ہے (بخاری، مسلم)

چوتھی حدیث میں شرک، ماں باپ کی نافرمانی، جھوٹی گواہی یا جھوٹی قسم کا ذکر ہے (بخاری، مسلم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۰۸:۔ گداگری

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ سلطانی بھی عیاری ہے درویشی بھی عیاری

تاجر آدمی، امیر آدمی، مالدار آدمی تو بڑی جلدی ہدف بن جاتا ہے لیکن غریب مزدور کو کوئی نہیں پوچھتا کہ تو اپنی عاقبت سنوار کم از کم تجھے تو اپنی عاقبت برباد نہ کرنا چاہئے۔

۱۰۹:۔ آج فقیر جو مانگتے پھرتے ہیں یہ بھی حرام خور ہیں خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ الْمَسْئَلَۃَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدٍ ثَلَاثَۃٍ کہ سوال کرنا قطعاً حلال نہیں مگر تین قسم کے آدمیوں کے لیے پہلا وہ شخص جو کسی کی ضمانت قبول کر لے اور یہ حیثیت ضامن وہ بوجھ تلے آجائے تو وہ اس ضمانت کی رقم کو پورا کرنے کے لیے مانگ سکتا ہے دوسرا وہ جس کو کسی ناگہانی آفت نے بالکل تباہ وبرباد کر دیا ہو تو اس کے لیے صرف اتنا مانگ لینے کی اجازت ہے کہ وہ پاؤں پہ کھڑا ہو سکے۔ تیسرا وہ شخص جس کو فاقے آ رہے ہوں اور تین دیانت دار آدمی اس کے فاقوں پہ گواہ ہوں تو اس کے لیے مانگ لینے کی اجازت ہے تاکہ پاؤں پر کھڑا ہو سکے اس کے علاوہ مانگنا حرام ہے اور مانگ کر کھانے والا حرام خور ہے (مسلم) دوسری حدیث میں آیا ہے مانگنا نہ مالدار کو جائز ہے اور نہ تندرست طاقتور کو جائز ہے۔ مانگنا صرف اسے جائز ہے جس کو تنگدستی نے مٹی میں ملا دیا ہو یا جسے کسی چٹی وغیرہ نے برباد کر دیا ہو اور جو شخص دولت اکٹھی کرنے کے لیے مانگتا ہے تو ایسے شخص کے منہ پہ قیامت کو بڑے بڑے گھاؤ زخم ہوں گے اور جہنم کے گرم پتھر اسے کھانے پڑیں گے اب جس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لے باغنی کر دے (ابو داؤد۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ باب من لا تحل له المسئلة)

حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے کہ میں اللہ کا محبوب بن جاؤں اور محبوب الخلائق بھی ہو جاؤں (یعنی اللہ کے نزدیک بھی میں اچھا اور پیار کے لائق ہو جاؤں اور لوگوں کے نزدیک بھی میں اچھا اور پیار کے لائق ہو جاؤں) تو آپ نے فرمایا دنیا کا لالچ چھوڑ دے تو اللہ کا پیارا بن جائے گا اور لوگوں کے پاس جو دولت ہے اس کا لالچ چھوڑ دے تو تو محبوب الخلائق بن جائے گا (یعنی لوگوں کے مال کو حرص اور لالچ سے مت دیکھو بلکہ یہ ہی دعا کرو کہ ان کے لیے خیر و برکت کا باعث ہو) (ترمذی ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ کتاب الرقاق)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کی طرف لگاؤ رکھنا چاہئے اور دنیا میں زیادہ نہ پھنسنا چاہئے اور اگر اللہ پر توکل ہو تو پھر وہ خود بندے کی مشکل کشائی فرما دیتا ہے اور جو مال لالچ نفس کے بغیر آئے وہ برکت والا مال ہوتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

برکت والا مال:۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ

حکیم بن حزام کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ نے دے دیا پھر مانگا پھر دے دیا۔ پھر فرمایا اے حکیم یہ مال سبز اور میٹھا ہے یعنی خوش نظر و خوش ذائقہ ہے پس جو شخص اسے نفس کے لالچ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا

(بخاری - مسلم - مشکوۃ)

بغیر لے گا اس کے لیے برکت دی جائے گی اور جو اسے لالچ نفس سے لے گا اس کے لیے بابرکت نہ ہوگا۔ اس کی مثال ایسے ہے جو کھائے لیکن سیر نہ ہو اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے حکیم کہتے ہیں پھر میں نے آپ سے عہد کیا کہ اے اللہ کے رسول آئندہ میں تازندگی کبھی بھی کسی سے کچھ نہ مانگوں گا۔

باب من لا تحل له

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

(بخاری - مسلم - مشکوۃ)

حضرت عمر فاروق بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عنایت فرماتے تو میں کہتا یا حضرت جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے اسے دے دیں آپ نے فرمایا لے لے اور اسے اپنے مال میں شامل کرلے اور بے شک صدقہ کردے کیونکہ جب یہ مال تیرے پاس آئے نہ تو لالچ کرے اور نہ مانگے تو اسے لے لینا چاہیئے اور اگر نہ ملے تو اس کے پیچھے اپنی جان مت لگا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر لوگوں سے فرمایا کرتے تھے لوگو! لالچ کا نام ہی محتاجی وتنگدستی ہے اور لوگوں سے بے امیدی کا نام غنا ہے اور یقیناً جب انسان کسی چیز سے بے امید ہو جاتا ہے تو اللہ تعالے اسے غنی کر دیتے ہیں (مشکوٰۃ باب من لا تحل لہ المسالۃ)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے کہ میں لوگوں سے سوال نہ کروں گا تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔ تو حضرت ثوبان جو اس حدیث کے راوی صحابی ہیں نے کہا اے اللہ کے رسول میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالے کے سوا کسی سے نہیں مانگوں گا (ابو داؤد، نسائی، مشکوٰۃ)

حضرت ابوذر غفاری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھ سے یہ عہد لیا کہ لوگوں سے کبھی کسی قسم کا سوال نہ کرنا۔ میں نے اقرار کر لیا۔ پھر فرمایا کہ اگر تو گھوڑے پر سوار ہو اور تیرے ہاتھ سے کوڑا گر جائے تو بھی اتر کر پکڑ لینا لیکن سوال نہ کرنا (احمد۔ مشکوٰۃ)

وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ	حضرت خولہ بنت قیس کہتی ہیں میں نے
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ	فرماتے تھے یہ مال سبز و میٹھا (بڑا خوش
اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ	منظر و خوش ذائقہ) ہے پس جو شخص اسے
فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ	اپنے حق کے مطابق لے (یعنی دوسرے
لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا	کی حق تلفی نہ کرے) اس کے لیے وہ مال
شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ	بابرکت ہوتا ہے اور بہت سے مال میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا النَّارُ (ترمذی۔ مشکوٰۃ باب قسمۃ الغنائم)

اپنی مرضی سے تصرف کرنے والے قیامت کو آگ کے سوا کسی چیز کے مستحق نہ ہوں گے۔

اللہ تعالے ہم سب کو ایسے مال سے بچائے جو انسان کے لیے وبال جان ہو۔ وہ ہمیں اس بابرکت مال سے نوازے جو آخرت میں ذخیرہ بنانے کا ذریعہ ہو۔ اللھم وفقنا لما تحب وترضی۔ امین

خالد گھرجاکھی

یکم اپریل ۱۹۷۲ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com